4919CH03

باب 3

ایک چیلنج کی حیثیت سے غربت

مجموعی جائزہ (Overview)

یہ باب آزاد ہندوستان کو درپیش مشکل ترین چیلنج پر بحث کرتا ہے، یہ ہے غربت۔ مثالوں کے ذریعہ اس کثیر رخی مسئلہ پر بحث کرنے کے بعد، یہ باب اس طریقہ پر بھی بحث کرتا ہے جس میں کہ سماجی علوم میں غربت کو دیکھا جاتا ہے۔ ہندوستان اور دنیا میں غربت کے رجحانات، خطِ غربت کے تصور کے ذریعہ واضح کئے جاتے ہیں۔ غربت کے اسباب اور حکومت کے ذریعہ اٹھائے گئے انسدادِ غربت اقدامات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ یہ باب غربت کے سرکاری تصور کو انسانی غربت میں توسیع کرنے کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔

تعارف

اپنی روزمرہ کی زندگی میں ہمارا سابقہ ایسے متعدد لوگوں سے پڑتا ہے جو ہمارے خیال سے غریب ہیں۔ ان لوگوں میں وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو گاؤں میں بے زمین کسان ہیں یا پھر شہروں کی تنگ و تاریک جھگیوں میں رہتے ہیں۔ یہ تعمیراتی مقامات پر یومیہ اجرتوں پر کام کرنے والے مزدور ہو سکتے ہیں یا ڈھابوں پر کام کرنے والے مزدور بچے۔ یہ وہ بھکاری بھی ہو سکتے ہیں جن کے ساتھ چیتھڑوں میں ملبوس بچے ہوتے ہیں۔ ہم کو اپنے چاروں طرف غریب ہی غربت دکھائی دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں ہر چار اشخاص میں سے ایک شخص غریب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ 2011-2012 میں موٹے طور پر ہندوستان

شکل 3.1 : رام سرن کی کہانی

© NCERT not to be republished

غربت کی دو مثالی صورتیں

شہری صورت حال

تینتیس (33) سالہ رام سرن جھارکھنڈ میں رانچی کے نزدیک آٹا پیسنے کی مل میں ایک یومیہ اجرت والے مزدور کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ جب اس کو ملازمت مل جاتی ہے تو وہ کسی نہ کسی طرح سے /1500 روپیہ کی رقم ماہانہ کما لیتا ہے۔ یہ صورت حال بھی مستقل نہیں رہتی۔ یہ آمدنی اس کی چھ افراد پر مشتمل کنبے کا پیٹ پالنے کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ اس کے کنبے میں اس کی بیوی اور چھ ماہ سے 12 سال تک کی عمر کے چار بچے شامل ہیں، اس کو تھوڑی بہت رقم اپنے بوڑھے والدین کو بھی بھیجنی پڑتی ہے جو رام گڑھ کے نزدیک ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ اس کا باپ جو ایک بے زمین مزدور ہے، اپنے گزارے کے لئے رام سرن اور اس کے بھائی پر منحصر ہے جو ہزاری باغ میں رہتا ہے۔ رام سرن شہر کے مضافات میں ایک بھیڑ والی بستی میں ایک کمرے والے کرایہ کے مکان میں رہتا ہے۔ یہ اینٹوں اور کچی مٹی کے ٹائلوں سے بنا ایک عارضی ڈھانچہ ہے۔ اس کی بیوی شانتا دیوی چند گھروں میں پارٹ ٹائم ملازمہ کی حیثیت سے کام کر لیتی ہے اور مزید -/800 روپئے ماہانہ کما لیتی ہے۔ وہ دن میں دو بار تھوڑا بہت دال چاول بنا لیتی ہے جو ان سب کے لئے ناکافی رہتا ہے۔ اس کا بڑا بیٹا کنبے کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے ایک مددگار کی حیثیت سے چائے کی دوکان میں کام کرتا ہے جس سے مزید -/300 روپئے ماہانہ کی آمدنی ہو جاتی ہے جبکہ اس کی دس سالہ بیٹی چھوٹے بچوں کو سنبھالتی ہے۔ ان میں سے ایک بھی بچہ اسکول نہیں جاتا۔ ان کے پاس صرف دو جوڑی کپڑے ہیں جو ایک دوسرے کے استعمال میں آتے رہتے ہیں۔ نئے کپڑے تب ہی خریدے جاتے ہیں جب پرانے کپڑے بالکل پہننے کے قابل ہی نہ رہیں۔

مذکورہ بالا دونوں مثالی صورتوں کا مطالعہ کیجیے اور غربت سے متعلق درج ذیل امور پر بحث کیجیے:

- بے زمین ہونا
- بے روزگاری
- خاندانوں کا سائز
- ناخواندگی
- خراب صحت/غیر تغذیہ
- بچہ مزدوری
- بے چارگی

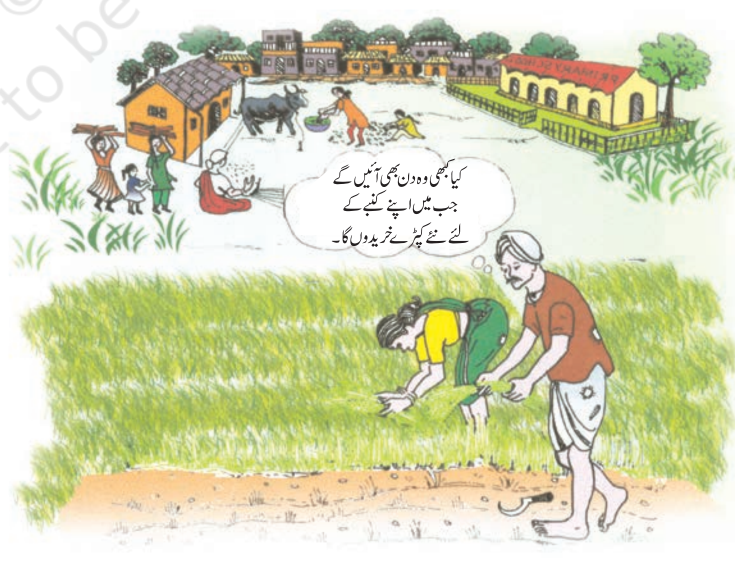

شکل 3.2 : لاکھا سنگھ کی کہانی

© NCERT not to be republished

جوتے تو عیش وعشرت کی چیز ہیں، اس لیے بچے ننگے پیر ہی پھرتے رہتے ہیں، چھوٹے بچوں کو ناکافی تغذیہ ملتا ہے۔ جب وہ بیمار پڑتے ہیں تو طبی مرکز تک ان کی رسائی ہی نہیں ہو پاتی۔

دیہی صورت حال

اتر پردیش میں میرٹھ کے نزدیک لاکھا سنگھ ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتا ہے۔اس کے کنبے کے پاس کوئی زمین نہیں ہے، اس لیے وہ بڑے کسانوں کے لیے متفرق کام کرتے ہیں، کام غیر مستقل ہوتا ہے، اس لیے آمدنی بھی کم ہی ہوتی ہے۔کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کو دن میں کیے گئے سخت کام کے لیے صرف 50 روپئے ہی ملتے ہیں۔لیکن کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ پورے دن کھیت پر سخت محنت کرنے کے بعد اُسے چند کلوگرام گیہوں یا دال یا یہاں تک کہ سبزیاں ہی ہاتھ لگتی ہیں۔آٹھ افراد کے کنبہ کو ہمیشہ دن میں دو وقت پیٹ بھر کے روٹی بھی میسر نہیں آتی۔ لاکھا گاؤں کے مضافات میں ایک کچی جھونپڑی میں رہتا ہے۔ کنبے کی عورتیں سارا دن چارا کاٹنے اور آگ جلانے کی لکڑی اکٹھا کرنے میں لگا دیتی ہیں۔اس کا باپ جو کہ ٹی بی کا مریض تھا، علاج ومعالجہ میں کمی کی وجہ سے دو سال پہلے فوت ہو گیا۔اب اس کی ماں بھی اسی مرض میں مبتلا ہے اور زندگی آہستہ آہستہ گھسٹ رہی ہے۔ اگر چہ گاؤں میں ایک پرائمری اسکول ہے، لیکن لاکھا وہاں کبھی نہیں گیا۔جب اس کی عمر 10 سال کی تھی، اس نے کمائی شروع کر دی تھی۔ نئے کپڑے چند سالوں میں کبھی ایک بار میسر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ صابن اور تیل تک ان کے لیے اشیائے تعیش ہیں۔

میں 270 ملین (یا 27 کروڑ) لوگ غربت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اکیلے ہندوستان میں دنیا کے سب سے زیادہ غریب بستے ہیں۔اس سے چیلنج کی سنجیدگی کا پتہ چلتا ہے۔

یہ دو مثالی صورتیں غربت کی بہت سے پہلو کو واضح کرتی ہیں۔یہ بتاتی ہیں کہ غربت کا مطلب ہے بھوک اور سر چھپانے کے لئے پناہ گاہ کی کمی۔ یہ ایک ایسی صورت حال بھی ہے جہاں والدین اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیج پاتے یا ایک ایسی صورت ہے جہاں بیمار لوگ اپنے علاج کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے۔غربت کا مطلب ہے صاف پانی اور صفائی ستھرائی کی سہولیات کا فقدان۔اس کا مطلب ہے کہ کم سے کم مناسب سطح پر روزگار کے مواقع کی کمی اور ان تمام باتوں سے بھی اوپر اس کا یہ مطلب ہے کہ ناامیدی و بے چارگی کے احساس کے ساتھ زندگی گزارنا۔غریب لوگوں کے سامنے ایسے مواقع آتے ہیں جہاں ان کے ساتھ خراب برتاؤ ہوتا ہے ایسا تقریباً ہر جگہ پر ہوتا ہے۔مثلاً کھیتوں، کارخانوں، سرکاری دفتروں، ہسپتالوں اور ریلوے اسٹیشنوں وغیرہ پر۔ یقینی طور پر کوئی بھی غربت میں زندگی گزارنا پسند نہیں کرے گا۔

آزاد ہندوستان کو درپیش متعدد چیلنجوں میں سے سب سے بڑا مسئلہ اس کی لاکھوں کی آبادی کو غربت کی بدحالی سے باہر نکالنا ہے۔مہاتما گاندھی نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا تھا کہ حقیقی معنوں میں ہندوستان اسی وقت آزاد ہوگا جب اس کے غریب ترین لوگ انسانی مصائب سے آزاد ہوں گے۔

ماہرین سماجی علوم کی نظر میں غربت

چونکہ غربت کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں، اس لیے ماہرین سماجی علوم اس کے مختلف اظہاریوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

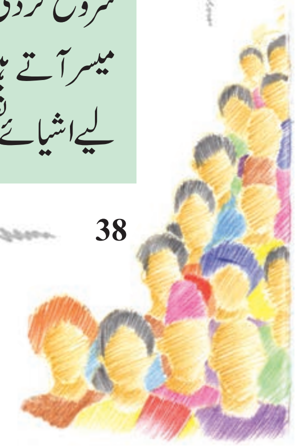

عام طور پر جو اظہاریے استعمال کیے جاتے ہیں وہ آمدنی اور صرف کی سطح سے متعلق ہیں، لیکن اب اس کو خواندگی سطح، تغذیہ کی کمی کی وجہ سے عام مدافعت کی کمی، طبی دیکھ بھال کی رسائی میں کمی، کام کے مواقع کی کمی، صاف اور محفوظ پینے کے پانی تک رسائی میں کمی اور صفائی ستھرائی وغیرہ جیسے دوسرے سماجی اظہاریوں میں دیکھا جاتا ہے۔ سماجی اخراج اور ضرر کاری پر مبنی غربت کا تجزیہ آج بہت عام ہو رہا ہے۔ (باکس دیکھئے)

سماجی اخراج (Social Exclusion)

اس تصور کے مطابق غربت کو ان غریبوں کی صورت میں دیکھنا چاہئیے جو دوسرے غریب لوگوں کے ساتھ صرف گندے ماحول میں زندگی گزارتے ہیں اور جن کو بہتر ماحول میں رہنے والے مالی حیثیت میں بہتر لوگوں کے سماجی مساوات سے استفادہ کرنے سے نکال کر باہر کیا جاتا ہے۔ عام معنی میں سماجی اخراج، غربت کا سبب اور اس کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔ موٹے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ افراد یا گروپ کو ان سہولیات، فوائد اور مواقع سے خارج کر دیا جاتا ہے جو کہ دوسروں کو (ان بہتر لوگوں کو) حاصل ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کی ایک امتیازی مثال ذات پات کا نظام ہے جس میں مخصوص ذاتوں کے لوگوں کو مساوی مواقع سے باہر رکھا جاتا ہے۔ اس طرح سماجی اخراج کم آمدنی کے حصول سے کہیں زیادہ ضرر رساں ہو سکتا ہے۔

ضرر پذیری (Vulnerability)

غربت کے تحت ضرر پذیری ایک ایسا پیمانہ ہے جو آنے والے سالوں میں مخصوص طبقات (مثلاً پس ماندہ ذاتوں کے ممبران) یا افراد (بیوہ یا جسمانی طور سے معذور لوگ) کے غریب ہونے یا غربت میں رہنے کے زیادہ امکانات کو بیان کرتا ہے۔ پسماندگی، اثاثوں، تعلیم، صحت اور ملازمت کے مواقع کے معنوں میں متبادل تلاش کرنے کے لیے مختلف طبقات کو دستیاب اختیارات کے ذریعہ طے کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ، اس کا تجزیہ ان گروپوں کو درپیش قدرتی آفات (زلزلے اور سنامیاں) اور دہشت گردی وغیرہ جیسے زیادہ خطرات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ان خطرات کا مقابلہ کرنے کی ان کی سماجی اور معاشی اہلیت پر ایک مزید تجزیہ کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بلائے ناگہانی نازل ہوتی ہے تو ضرر پذیری دوسروں کی بہ نسبت غریبوں کے بری طرح متاثر ہونے کے امکانات کو بیان کرتی ہے، چاہے وہ سیلاب ہو یا ملازمتوں کے دستیاب میں کمی ہی کیوں نہ ہو۔

خط غربت (Poverty Line)

غربت پر بحث کرتے وقت مرکزی مسئلہ عام طور سے خط غربت کا تصور ہوتا ہے۔ غربت کو ناپنے کے لیے ایک ایسا عام طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جو آمدنی اور صرف کی سطحوں پر مبنی ہے۔ کسی شخص کو غریب اس وقت مانا جاتا ہے جب ایک دی ہوئی ''کم سے کم سطح'' سے آمدنی یا صرف کی سطح گر جاتی ہے جو بنیادی ضرورتیں پورا کرنے کے لیے لازم ہوں۔ بنیادی ضرورتیں پورا کرنے کے لیے کیا لازم ہے، یہ بات مختلف ممالک اور مختلف وقت میں مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے خط غربت بھی وقت اور مقام کے لحاظ سے مختلف ہو سکتا ہے۔ ہر ملک ایک ایسا فرضی خط استعمال کرتا ہے جو اس کی ترقی کی

© NCERT not to be republished

موجودہ سطح اوراس کے تسلیم شدہ کم سے کم سماجی معیار کے لیے مناسب سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ریاست ہائے متحدہ میں ایک ایسا شخص جس کے پاس کار نہ ہو، غریب مانا جا سکتا ہے۔ ہندوستان میں موٹر کار آج بھی ایک عیش وعشرت کی چیز سمجھی جاتی ہے۔

ہندوستان میں خط غربت طے کرتے وقت گزارے کے لئے غذائی ضروریات، کپڑے، جوتے، ایندھن، روشنی، تعلیمی اورطبی ضروریات وغیرہ کی کم سے کم کی سطح سے طے کی جاتی ہے۔ ان مادی مقداروں کو روپیوں میں ان کی قیمتوں سے ضرب کردیا جاتا ہے۔ خط غربت کا اندازہ کرتے وقت غذائی ضروریات کے لیے موجودہ فارمولا مطلوبہ کیلوری ضروریات پر مبنی ہے۔ غذائی اشیاء مثلاً اناج، دالیں، سبزی، دودھ، تیل اور چینی وغیرہ یہ ضروری کیلوریاں مہیا کرتی ہیں۔ کیلوری ضروریات عمر، جنس اور کسی شخص کے کام کی نوعیت کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں دیہی علاقوں میں مسلمہ اوسطاً کیلوری کی ضرورت 2400 کیلوری فی کس یومیہ ہے جبکہ شہری علاقوں میں 2100 کیلوری فی کس یومیہ ہے۔ چونکہ دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ زیادہ جسمانی مشقت کرتے ہیں اس لئے شہری علاقوں کی بہ نسبت دیہی علاقوں میں کیلوری کی ضروریات زیادہ سمجھی جاتی ہیں۔ غذائی اناج کے معنی میں ایسی کیلوری کی ضروریات کوخریدنے کے لیے ضروری فی کس زری اخراجات پر بڑھتی قیمتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے وقتاً فوقتاً نظرثانی کی جاتی ہے۔

اس حساب کتاب (شمار) کی بنیاد پر، سال 12-2011 کے لیے دیہی علاقوں میں ایک شخص کے لیے خط غربت روپے 816 روپیہ ماہانہ اور شہری علاقوں کے لیے 1000 روپئے مقرر کیا گیا تھا۔ کم کیلوری ضروریات کے باوجود شہری مراکز میں، متعدد اشیائے ضروریہ کی بڑھتی قیمتوں کی وجہ سے شہری علاقوں کے لیے زیادہ رقم مقرر کی گئی ہے۔ اس طرح سے سال 12-2011 میں پانچ افراد پر مشتمل دیہی علاقوں میں رہنے والی ایک فیملی جس کی آمدنی 4,080 روپئے ماہانہ سے کم ہے، خط غربت سے نیچے ہوگی۔ شہری علاقوں میں رہنے والی ایسے ہی کنبے کو اپنی بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے کم ازکم 5,000 روپئے ماہانہ کی ضرورت پیش آئے گی۔ نمونیاتی سروے لیتے ہوئے وقتاً فوقتاً خط غربت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ (عام طور سے ہر پانچ سال میں ایک بار) نیشنل سیمپل سروے آرگنائزیشن (NSSO) کے زیر نگرانی یہ سروے کئے جاتے ہیں۔ تاہم، ترقی یافتہ ممالک کے درمیان موازنہ کرنے کے لیے ورلڈ بینک جیسی بہت سی بین الاقوامی تنظیمیں خط غربت کے لیے یکساں معیار استعمال کرتی ہیں جو کہ 1.90 ڈالر فی کس یومیہ کی کم سے کم دستیابی ہے۔ (2011, PPP)

آیئے بحث کریں

مندرجہ ذیل پر بحث کیجئے:

- مختلف ممالک مختلف خطوط غربت کا استعمال کیوں کرتے ہیں؟
- آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ کے علاقے میں ''کم سے کم ضروری سطح'' کیا ہوگی؟

غربت کے اندازے

جدول نمبر 3.1 سے یہ واضح ہے کہ 94-1993 میں تقریباً 45 فیصدی سے 05-2004 میں 37.2 فیصدی تک ہندوستان کے اندر غربت میں کافی کمی آئی ہے۔ خط غربت سے

© NCERT not to be republished

جدول **3.1**: ہندوستان میں غربت کے تخمینے

	غربت کی نسبت (%)			غریب لوگوں کی تعداد (ملین میں)		
سال	دیہی	شہری	مشترکہ	دیہی	شہری	مشترکہ
1993–94	507	32	45	329	75	404
2004–05	42	26	37	326	81	407
2009–10	34	21	30	278	76	355
2011-12	26	14	22	217	53	270

ماخذ: معاشی سروے 2017-18 وزارت خزانہ، حکومت ہند۔

نیچے غریبوں کا تناسب 2011-12 میں گر کر تقریباً 22 فیصدی مزید ہو گیا۔ اگر یہی رجحان جاری رہا تو اگلے چند سالوں میں خط غربت کے نیچے لوگوں کی تعداد 20 فیصدی سے بھی نیچے آسکتی ہے۔ اگر چہ خط غربت سے نیچے رہنے والے لوگوں کی فیصد ابتدائی دو دہوں (1973-1993) میں گھٹ گئی۔ تازہ ترین تخمینے غریب لوگوں کی تعداد میں قابل ذکر تخفیف ظاہر کرتے ہیں۔ یہ تعداد 2004-2005 میں 407 ملین سے گھٹ کر 2011-2012 میں 270 ملین ہو گئی۔ اس طرح 2004-05 سے 2011-12 کا تناسب دیکھیں تو ہر سال کی کمی تقریباً 2.2 فیصد ہے۔

آیئے بحث کریں

درج بالا جدول 3.1 کا مطالعہ کیجئے اور مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

- 1993-94 اور 2004-05 کے درمیان غریبی

© NCERT not to be republished

گراف **3.1**: سال 2000 میں ہندوستان میں غریبی: سب سے زیادہ ضرر پذیر گروپ

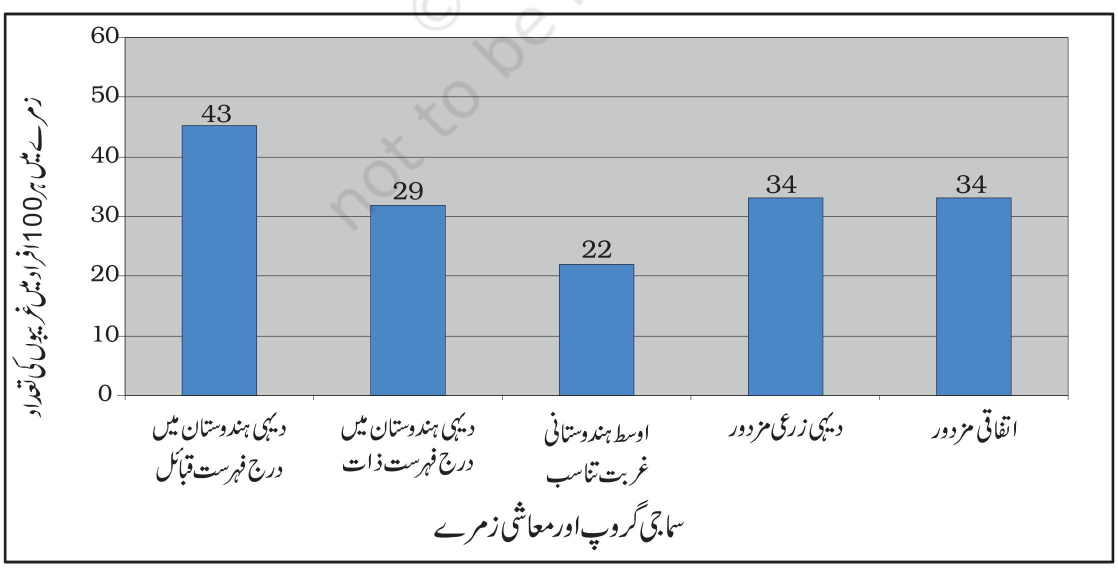

ماخذ: www.worldbank.org/2016/India-s-Poverty-Profile

شکل 3.3: سوارمن کی کہانی

گھٹنے کے باوجود غریب لوگوں کی تعداد تقریباً 407 ملین رہی؟ اس کی کیا وجہ ہے۔

- کیا ہندوستان کے دیہی اور شہری علاقوں کے اندر غریبوں کے کم ہونے کی رفتار یکساں ہے؟

ضرر پذیر گروپ

ہندوستان میں خط غربت کے نیچے زندگی گزار رہے لوگوں کا تناسب تمام سماجی گروپوں اور معاشی زمروں کے لیے یکساں نہیں ہے۔ وہ سماجی گروپ جو غربت کے تحت سب سے زیادہ ضرر پذیر ہیں، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے کنبے ہیں۔ اسی طرح سے معاشی گروپ میں سب سے زیادہ ضرر پذیر گروپ دیہی زرعی مزدور اور وقتی طور پر کام کرنے والے شہری مزدوروں کے کنبے ہیں۔ گراف 3.1 میں تمام گروپوں میں غریب لوگوں کا فیصد دکھاتا ہے۔ اگر چہ ہندوستان میں ان تمام گروپوں کے لیے خط غربت کے نیچے لوگوں کے لیے اوسط 22 ہے۔ درج فہرست قبائل سے وابستہ 100 میں سے 43 لوگ اپنی بنیادی ضرورتیں بھی پوری کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اسی طرح شہری علاقوں میں بھی وقتی (غیر مستقل) طور پر کام کرنے والے لوگوں کے 34 فیصد افراد خط غربت سے نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں۔ 34 فی صد بے زمین زرعی مزدور اور 29 فی صد درج فہرست ذات کے لوگ بھی غریب ہیں۔ بے زمین زرعی مزدوروں کے اور درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل آبادی کا بے زمین وقتی اجرت پر کام کرنے والے مزدور

کنبہ میں ہونا ایک دوہرا نقصان ہے جو سماجی طور سے بدحال سماجی گروپ کے مسائل کی سنجیدگی پر روشنی ڈالتا ہے۔ چند حالیہ مطالعے بتاتے ہیں کہ درج فہرست قبائل کنبوں کو چھوڑ کر تمام دوسرے تینوں گروپوں میں (یعنی درج فہرست ذاتیں، دیہی زرعی مزدور، اور شہروں میں عارضی طور سے کام کرنے والے کنبے)1990 کے دہے میں، غربت میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

ان سماجی گرپوں کے قطع نظر، ایک ہی کنبے کے اندر آمدنیوں میں بھی عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ غریب خاندانوں میں معاشی طور سے سبھی متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن چند ایسے بھی ہیں جو دوسروں سے زیادہ پریشانی کا سامنا کرتے ہیں۔ عورتوں، بزرگ لوگوں اور چھوٹی لڑکیوں کو بڑی باقاعدگی سے خاندان کو میسر وسائل تک رسائی سے محروم رکھا جاتا ہے۔

سوارمن کی کہانی

سوارمن تامل ناڈو میں واقع قصبہ کرور کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتا ہے۔ کرور ہینڈلوم اور پاورلوم کے کپڑوں کے لیے مشہور ہے۔ گاؤں میں 100 خاندان رہتے ہیں۔ سوارمن جو ذات کا موچی ہے، اب زرعی مزدور کی حیثیت سے 160 روپئے یومیہ کی اجرت پر کام کرتا ہے۔ لیکن ایسا موقع سال میں صرف پانچ سے چھ ماہ تک ہی آتا ہے۔ دوسرے خالی مواقع پر وہ قصبہ میں متفرق کام کر لیتا ہے۔ اس کی بیوی ششی کلا بھی اس کے ساتھ کام کرتی ہے لیکن آج کل اس کو مشکل ہی سے کام ملتا ہے۔ اور اگر اس کو کام مل بھی جاتا ہے تب بھی اس کو اسی کام کے لیے صرف 100 روپئے یومیہ ہی وصول ہوتے ہیں جو سوارمن کو ملتے ہیں۔ سوارمن کے خاندان میں آٹھ افراد ہیں۔ سوارمن کی 65 سالہ بوڑھی بیوہ ماں بیمار ہے جس کو روزمرہ کے ضروری کاموں کے لیے دوسروں کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کی 25 سالہ غیر شادی شدہ بہن اور اس کے اپنے چار بچے جن کی عمر 16 اور ایک سال کے درمیان ہے۔ ان میں سے تین تو لڑکیاں ہیں جبکہ سب سے کم عمر کا لڑکا ہے۔ لڑکیوں میں سے ایک بھی لڑکی اسکول نہیں جاتی۔ اسکول جانے والی لڑکیوں کے لیے کتابیں اور دوسری ضروری اشیا خریدنا آرام پسند زندگی میں شامل ہے اور اس طرح کے اخراجات اس کے بس کی بات نہیں، ساتھ ہی کبھی نہ کبھی اس کو اپنی بیٹیوں کی شادی بھی کرنی ہے تو اس لیے اب وہ ان کی تعلیم پر کوئی پیسہ خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ اس کی ماں کو اپنی زندگی کی اب کوئی خواہش ہی نہیں رہی، اس لیے وہ کسی نہ کسی دن اپنی موت کا انتظار کر رہی ہے۔ اس کی بہن اور بڑی بیٹی گھریلو کاموں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ سوارمن کا اپنے بیٹے کو بڑا ہونے پر اسکول بھیجنے کا منصوبہ ہے۔ اس کی غیر شادی شدہ بہن اور اس کی بیوی میں نہیں بنتی۔ اس کی بیوی ششی کلا تو اس کو محض ایک بوجھ تصور کرتی ہے۔ لیکن سوارمن کو زر کی کمی کی وجہ سے کوئی مناسب رشتہ بھی نہیں مل پاتا۔ اگرچہ خاندان کے لیے دو وقت کی روٹی مہیا کرنا بھی دشوار لگتا ہے، سوارمن کسی نہ کسی طرح سے کبھی دودھ تو خرید ہی لیتا ہے، لیکن وہ بھی صرف اپنے بیٹے کے لئے۔

© NCERT not to be republished

گراف 3.2: 2011 میں منتخبہ ہندوستانی ریاستوں میں غربت کا تناسب

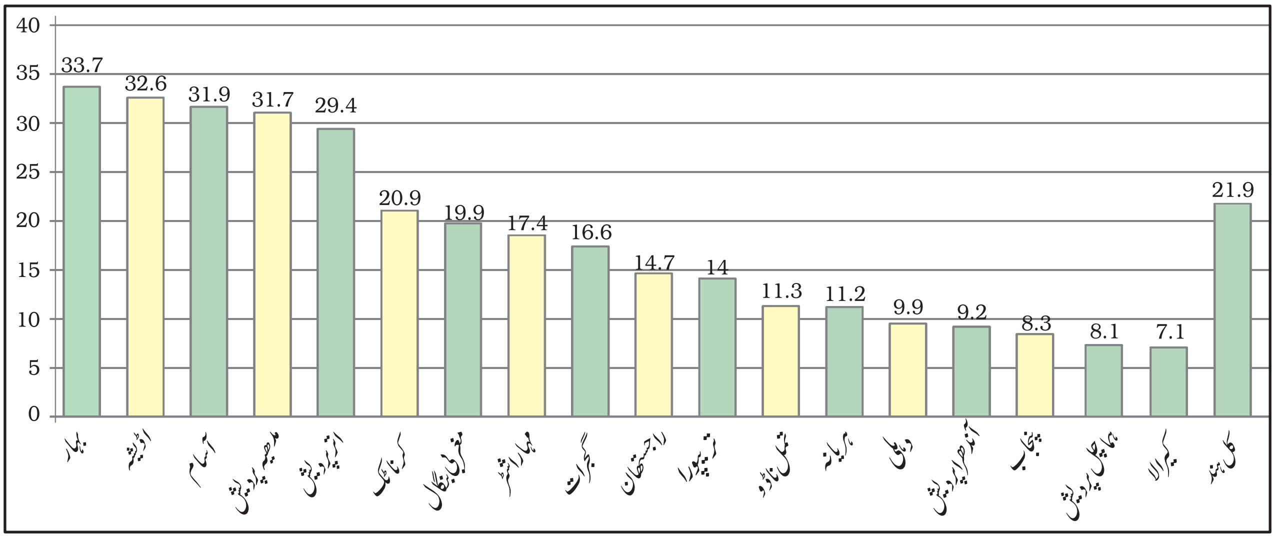

ماخذ: معاشی سروے 18-2017

آیئے بحث کریں

اپنے اطراف میں چند غریب خاندانوں کا مطالعہ کیجیے اور درج ذیل سوالات کا جواب پانے کی کوشش کیجیے۔

- ان کا کس سماجی اور معاشی گروپ سے تعلق ہے؟
- خاندان میں کمانے والے افراد کون ہیں؟
- خاندان میں بوڑھے لوگوں کی کیا حیثیت ہے؟
- کیا تمام بچے (لڑکے اور لڑکیاں) اسکول جاتے ہیں؟

بین ریاستی تفاوت (Inter-State Disparities)

ہندوستان میں غربت کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ ہر ریاست میں غریب لوگوں کا تناسب یکساں نہیں ہے۔ اگر چہ 1970 کے عشرے کے ابتدائی زمانہ کی سطح سے ریاستی سطح کی غربت میں لگاتار کمی نظر آئی ہے لیکن ریاست وار غربت گھٹانے کی کامیابی کی شرح جدا جدا ہے۔ حالیہ اندازے دکھاتے ہیں کہ 12-2011 میں کل ہند ہیڈ کاؤنٹ ریشیو 21.9 فی صد تھا۔ (HCR) کہ جو مدھیہ پردیش، آسام، اتر پردیش، بہار اور اڑیشہ میں اور اڑیشہ میں کل ہند سطح غربت سے زیادہ تھا۔ جیسا کہ گراف 3.2 سے واضح ہے کہ بہار اور اڑیشہ ایسی دو غریب ترین ریاستیں ہیں جہاں غربت کی نسبتیں بالترتیب 33.7 اور 32.6 فی صد ہیں۔ دیہی غربت کے ساتھ ساتھ اڑیشہ، مدھیہ پردیش، بہار اور اتر پردیش میں شہری غربت بھی زیادہ ہے۔

متذکرہ بالا ریاستوں کے مقابلے، کیرالا، جموں اور کشمیر، آندھرا پردیش، تمل ناڈو، گجرات اور مغربی بنگال میں غربت میں قابل ذکر کمی واقع ہوئی ہے۔ پنجاب اور ہریانہ جیسے صوبے روایتی طور سے اپنی زیادہ زرعی پیداوار کی شرح کی مدد سے غربت کو کم کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ کیرل نے اپنی تمام تر کوششیں انسانی وسیلے کی ترقی پر لگا دی ہیں۔ مغربی بنگال میں زمینی اصلاحات کے اقدامات نے غربت کو کم کرنے میں مدد کی ہے۔ ممکن ہے کہ آندھرا پردیش اور تمل ناڈو میں غذائی اناجوں کی عوامی تقسیم بہتری کا سبب بنی ہو۔

© NCERT not to be republished

2019-20

غربت کا عالمی پس منظر
(Global Poverty Scenario)

ورلڈ بینک (عالمی بینک) کی تعریف کے مطابق مختلف ممالک میں آبادی کا وہ تناسب جو 1.90 ڈالر یومیہ سے بھی کم پر گزارہ کر رہا ہے۔ یہ تناسب 1990 میں 36 فی صد تھا جو 2015 میں 10 فی صد تک گر گیا ہے۔ اگرچہ عالمی غربت میں کافی کمی ہوئی ہے لیکن اس میں کافی علاقائی فرق دیکھنے کو ملتے ہیں۔ تیزی سے آئی معاشی ترقی اور انسانی وسیلے کی ترقی میں بھاری اصل کاری کے نتیجہ میں، چین اور جنوب مشرق ایشیائی ممالک میں غربت میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔ چین میں غریب لوگوں کی تعداد 1981 میں جو 88.3 فیصد تھی جو گر کر 2015 میں 0.7 فیصد کے نیچے آ گئی۔ جنوبی ایشیائی ممالک (ہندوستان، پاکستان، سری لنکا، نیپال، بنگلہ دیش اور بھوٹان) میں بھی تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے، جو 2005 میں 34 فیصد سے 2013 میں 6.2 فی صد ہی گئی۔ غریبوں کی فی صد میں انحطاط کے باوجود، غریبوں کی تعداد بھی کم ہوئی ہے جو 2005 میں 510.4 ملین سے 2013 میں 274.5 ملین ہو گئی ہے۔ خط غربت کی الگ الف تعریف کی وجہ سے ہندوستان میں غریب کو بھی قومی اندازوں سے زیادہ دکھایا جاتا ہے۔ افریقی صحرائے اعظم کے جنوبی علاقے میں غربت درحقیقت 2005 کے 51 فی صد سے کم ہو کر 2015 میں 41 تک جا پہنچی (گراف 3.3 دیکھئے)۔ لاطینی امریکہ میں غربت کا تناسب کم ہو کر 2005 میں 10 فی صد سے 2015 میں 4 فی صد ہوا۔ غربت روس جیسے چند سابقہ سوشلسٹ ممالک میں بھی دوبارہ ابھر کر آئی ہے، جہاں سرکاری طور سے پہلے اس کا کوئی وجود نہ تھا۔ جدول نمبر 3.2 بین الاقوامی خط غربت (یعنی وہ آبادی جس کی آمدنی ایک ڈالر یومیہ سے کم ہو) کی تعریف کے مطابق لوگوں کے اس تناسب کو دکھاتا ہے جو مختلف ممالک میں غربت کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ملینیم ترقی اہداف (Millanneium Development Goals) میں 2015 تک ایک ڈالر یومیہ سے کم زندگی گزارنے والے لوگوں کا تناسب گھٹا کر 1990 کی سطح سے نصف کرنے کو کہا گیا ہے۔

آیئے بحث کریں

درج بالا گراف 3.4 کا مطالعہ کیجئے اور مندرجہ ذیل کام کیجئے۔

- دنیا کے ان علاقوں کی نشان دہی کیجیے۔ جہاں غربت کے تناسب میں کمی واقع ہوئی ہے۔
- دنیا کے اس علاقے کی نشان دہی کیجئے۔ جہاں غریبوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

جدول نمبر 3.2 غربت: چند منتخبہ ممالک کے درمیان موازنہ

	ملک	1.90 فی ڈالر یومیہ سے نیچے آبادی کا فیصد
1	نائجیریا	53.5 (2009)
2	بنگلہ دیش	14.8 (2016)
3	ہندوستان	21.2 (2011)
4	پاکستان	4.02 (2015)
5	چین	0.7 (2015)
6	برازیل	3.4 (2015)
7	انڈونیشیا	5.7 (2017)
8	سری لنکا	0.7 (2016)

ماخذ: غربت اور ایکیوٹی اعداد و شمار، عالمی بینک ڈاٹا؛ (databank.worldbank.org)

© NCERT not to be republished

گراف 3.3: 1.25 ڈالر یومیہ پر رہنے والے لوگوں کا حصہ 2005-2015

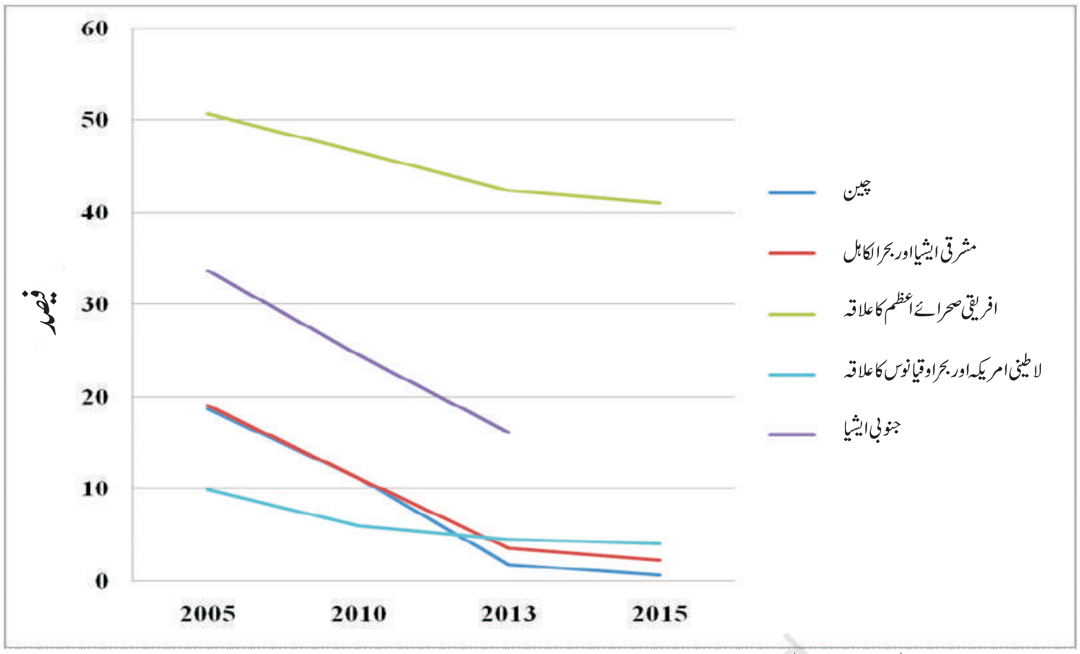

ماخذ: غربت اور ایکوٹی ڈیٹا بیس؛ عالمی بینک
(http://databank.worldbank.org/data/reports.aspx?source=poverty-and-equity-database)

گراف 3.4: خطّہ کو مدنظر رکھتے ہوئے غریبوں کی تعداد (1.90 ڈالر یومیہ) ملین میں

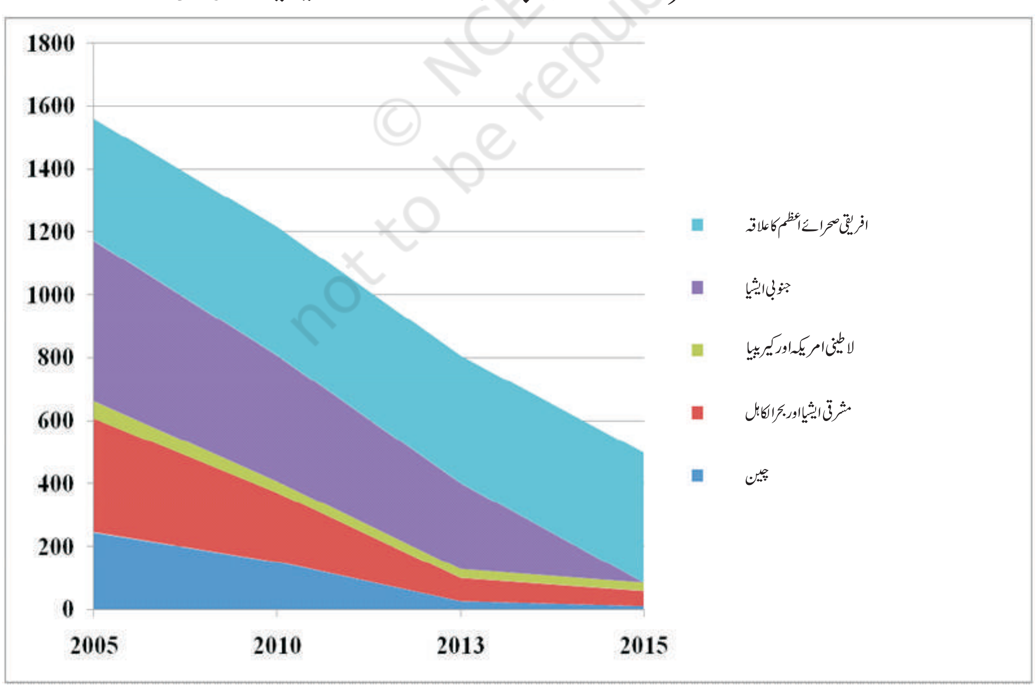

ماخذ: غربت اور ایکوٹی ڈیٹا بیس؛ عالمی بینک
(http://databank.worldbank.org/data/reports.aspx?source=poverty-and-equity-database)

© NCERT not to be republished

غربت کی وجوہات

ہندوستان میں پھیلی عام غربت کی متعدد وجوہات تھیں۔ اس کی ایک تاریخی وجہ انگریزوں کے نوآبادیاتی نظام کے تحت معاشی ترقی کی پست سطح ہے۔ نوآبادیاتی پالیسیوں نے روایتی دستکاریوں کو تباہ و برباد کر ڈالا اور ٹکسٹائل جیسی صنعتوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں۔ 1980 کے دہے تک ترقی کی کم شرح جاری رہی۔ اس کا نتیجہ ملازمتوں کے کم مواقع اور آمدنیوں کی کم ترقی کی شرح کی شکل میں برآمد ہوا۔ اسی کے ساتھ ساتھ آبادی کی اونچی شرح بھی رہی۔ ان دونوں نے مل کر فی کس آمدنی کی افزائش شرح کو بہت کم کر دیا۔ دونوں طرح، یعنی معاشی ترقی کو بڑھانے اور آبادی پر کنٹرول پر ناکامی کی وجہ سے غربت کا چکر مسلسل چلتا رہا۔

ذرائع آب پاشی میں توسیع اور سبز انقلاب کے نتیجہ میں زراعتی سیکٹر میں ملازمتوں کے مواقع وجود میں آئے۔ لیکن اس کے اثرات ہندوستان کے چند ہی حصوں تک محدود تھے۔ سرکاری اور نجی دونوں سیکٹروں میں صنعتوں نے تھوڑی بہت ملازمتیں ضرور مہیا کیں لیکن یہ تمام ملازمت تلاش کرنے والوں کو کھپانے کے لئے ناکافی تھیں۔ شہروں میں مناسب ملازمت پانے میں ناکامی کی وجہ سے، بہت سے لوگوں نے، رکشا چلانے، پھیری کرنے (ٹھیلوں پر اشیاء فروخت کرنا) تعمیری مقامات پر مزدوری کرنے اور گھریلو ملازمت کرنے جیسے کام شروع کر دیئے۔ غیر مستقل اور کم آمدنی کی وجہ سے ایسے لوگ اچھے علاقوں میں قیمتی گھر تعمیر کرنے کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ مجبوراً ایسے لوگوں نے شہروں کے مضافات میں رہنا شروع کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں غربت کا مسئلہ جو کہ زیادہ تر ایک دیہی مظہر ہے، شہری سیکٹر کی ایک خصوصیت بن کر رہ گیا۔

غربت کی اونچی شرح کی دوسری خصوصیت آمدنی میں کافی غیر مساوات کا ہونا ہے۔ اس کی متعدد وجوہات میں سے ایک وجہ زمین اور دوسرے وسائل کی غیر مساویانہ تقسیم بتائی جاتی ہے حکومت کی اختیار کردہ متعدد پالیسیوں کے باوجود ہم اس مسئلہ کو بامعنی طور سے حل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ زمینی اصلاحات جیسی بہت سی اہم پالیسیاں جن کا مقصد دیہی علاقوں میں اثاثوں کی دوبارہ تقسیم تھا، ریاستی حکومتوں نے زیادہ تر پر اثر طریقے سے نافذ نہیں کیں، چونکہ زمینی وسائل کی کمی، ہندوستان میں غربت کی ایک اہم وجہ رہی ہے، لہٰذا ٹھیک ڈھنگ سے پالیسیوں کا نفاذ دیہی علاقوں میں رہنے والے لاکھوں لوگوں کی زندگی میں بہتری لا سکتا تھا۔

متعدد دوسرے سماجی- ثقافتی اور معاشی عوامل بھی غربت کے لئے ذمہ دار ہیں۔ اپنی سماجی ذمہ داریوں کو نبھانے اور مذہبی رسومات کو پورا کرنے میں ہندوستان کے لوگ جن میں بے حد غریب بھی شامل ہیں، کافی رقم خرچ کر ڈالتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے کسانوں کو بھی، بیجوں، کھاد اور کیڑے مار ادویہ جیسے زراعتی سامان کو خریدنے کے لیے کافی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ غریب لوگ مشکل ہی سے کوئی بچت کر پاتے ہیں، اس لیے ان کو قرض لینا پڑتا ہے۔ غربت کی وجہ سے قرض کی ادائیگی کرنے کے قابل نہ ہو سکنے کی وجہ سے، وہ قرض داری کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس لیے اونچی سطح کی قرض داری غربت کی وجہ اور اثر دونوں ہے۔

انسداد غربت اقدامات
(Anti Poverty Measures)

غربت کی بیخ کنی ہندوستانی ترقیاتی حکمت عملی کے اہم

© NCERT not to be republished

مقاصد میں سے ایک ہے۔حکومت کی موجودہ غربت مخالف حکمت عملی موٹے طور سے دو عوامل پر منحصر ہے۔ .1 معاشی افزائش کو ترقی دینا .2 غربت مخالف پروگراموں پر خصوصی توجہ۔

تیس سال کی بھی مدت سے زیادہ، جو 1980 کے دہے کے ابتدائی حصے تک جاری رہی، فی کس آمدنی کی افزائش بہت کم رہی اور غربت کے اندر زیادہ کمی واقع نہیں ہوئی۔ غربت کے سرکاری تخمینے 1950 کی دہائی کے ابتدائی حصے میں تقریباً 45 فی صد تھے، 1980 کے عشرے کے ابتدائی حصے میں حسب سابق برقرار رہے۔ 1980 کی دہائی کی مدت سے، ہندوستان کی معاشی ترقی دنیا میں سب سے زیادہ رہی ہے۔ 1970 کے دہے میں شرح نمو تقریباً 3.5 فیصد اوسط سے بڑھ کر 1980 اور 1990 کے دہوں کے دوران تقریباً 6 فیصد ہو گئی۔ افزائش کی اعلیٰ شرحوں نے غربت کے گھٹانے میں نمایاں طور پر مدد کی۔ اس لیے یہ بات واضح ہوتی جارہی ہے کہ معاشی افزائش اور غربت کی تخفیف میں ایک مضبوط تعلق موجود ہے۔ معاشی ترقی مواقع کو وسیع کرتی ہے اور انسانی ترقی کے میدان میں سرمایہ کاری کے لیے ضروری وسائل مہیا کرتی ہے۔ یہ صورت حال تعلیم میں اصل کاری سے بہتر معاشی منافع حاصل کرنے کی امید میں لوگوں کی اپنے بچوں بشمول لڑکیاں، کو اسکول بھیجنے میں بھی ہمت افزائی کرتی ہے۔ تاہم، غریب لوگ معاشی ترقی سے پیدا شدہ مواقع سے براہ راست فائدہ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہو پاتے۔ مزید برآں، زرعی شعبے میں ترقی امید سے کہیں کم ہوئی ہے۔ اس کا غریب پر براہِ راست بوجھ پڑا ہے کیونکہ غریب لوگوں کی تعداد بہت بڑی ہے، دیہات میں رہتی ہے اور زراعت پر منحصر ہے۔

ان حالات میں با مقصد انسداد غربت پروگراموں کے لیے ایک واضح منصوبے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ غربت کو براہ راست یا بالواسطہ متاثر کرنے کے لیے اسکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ ان میں سے چند قابل ذکر ہیں۔ مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گارنٹی ایکٹ (Mahatma Gandhi National Rural Employment Gurantee-2005 Act -MNREGA 2005) کا مقصد دیہی علاقوں میں ہر کنبے کے لیے ہر سال 100 دنوں تک کے لیے ملازمت کی یقین دہانی کرانا ہے۔ اس کے علاوہ خشک سالی، جنگلات کی کٹائی اور مٹی کے کٹاؤ کے سبب پیدا ہوئی صورت حال سے نمٹنا اور بتدریج ترقی بھی اس کے مقاصد میں شامل ہیں۔ ان میں سے ایک تہائی حکومت نے ایک قومی ملازمت گارنٹی فنڈ بھی قائم کی۔ اسی طرح سے اس اسکیم کے نفاذ کے لیے ریاستی حکومتوں نے بھی ایک ریاستی ملازمت گارنٹی فنڈ قائم کیا۔ اس اسکیم کے ذریعہ 220 کروڑ لوگوں کو یومیہ روزگار فراہم ہوا۔ جس میں بالترتیب ST-SC اور خواتین نے 17,23 اور 53 فیصد استفادہ کیا۔ یومیہ شرح مزدوری 2006-2007 کے 65 فیصد 17 کے مقابل 14-2013 میں 132 فیصد ہو گئی۔ حال ہی میں مارچ 2018 میں غیر ہنر مند مزدوروں کی شرح مزدوروں میں صوبائی اعتبار سے اضافہ ہوا۔ صوبوں اور مرکز کے اختیار والے علاقوں میں شرح مزدوری 281 روپے یومیہ (ہریانہ میں) سے 168 روپے یومیہ (بہار اور جھارکھنڈ) کے درمیان طے کی گئی ہے۔

وزیر اعظم روزگار یوجنا (PMYK) ایک دوسری اسکیم ہے جو 1993

2019-20

میں شروع کی گئی تھی۔ اس پروگرام کا مقصد دیہی علاقوں اور چھوٹے قصبات میں تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے لئے خود روزگار (Self-Employment) کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ چھوٹا موٹا کاروبار اور صنعتیں قائم کرنے میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ 1995 میں دیہی روزگار پیدا کرنے والا پروگرام (Rural Employment Generation Programme-REGP) شروع کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کا مقصد دیہی علاقوں اور چھوٹے قصبات میں خود روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ اس پروگرام کے لئے دسویں پنج سالہ منصوبے کے تحت 25 لاکھ نئی ملازمتیں نکالنے کے لئے ایک نشانہ طے کیا گیا ہے۔ سورن جینتی سوروزگار یوجنا (SGSY) 1999 میں شروع کی گئی تھی۔ اس پروگرام کے تحت امداد یافتہ غریب خاندانوں کو خود امدادی گروپوں میں منظّم کرتے ہوئے ملے جلے بینک قرض اور سرکاری اعانت کے ذریعہ خطِ غربت سے اوپر لانا ہے۔ پردھان منتری گرام اودے یوجنا (PMGY) کے تحت جو 2000 میں شروع کی گئی ابتدائی حفظانِ صحت، ابتدائی تعلیم، دیہی پناہ گاہ، دیہی پینے کا پانی اور دیہی بجلی مہیا کرنے جیسے بنیادی خدمات کے لیے ریاستوں کو ایک اضافی مرکزی مدد بہم پہنچائی جاتی ہے۔ ایک اہم یوجنا انتودے انّ یوجنا (AAY) بھی متعارف کرائی گئی ہے جس کی تفصیل ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

ان پروگراموں کے ملے جلے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اس کے کم بارآور ہونے کے لیے ٹھیک ڈھنگ سے نفاذ کی اور صحیح نشانے کی کمی ہے۔ مزید برآں، اسکیموں میں تساہلی بھی برتی گئی ہے۔ اچھے ارادوں کے باوجود، ان اسکیموں کے فائدے حق دار غریب لوگوں کو پورے طور سے حاصل نہیں ہوئے ہیں۔ اس لئے حالیہ سالوں میں خاص توجہ تمام غریبی مٹانے والے پروگراموں پر ٹھیک ڈھنگ سے نظر رکھنا ہے۔

ملک کو درپیش چیلنجز (The Challenges Ahead)

یقینی طور سے ہندوستان کے اندر غربت میں کمی واقع ہوئی ہے لیکن پیش رفت کے باوجود غربت میں کمی لانا اب بھی ہندوستان کا سب سے بڑا ضروری چیلنج ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان اور مختلف ریاستوں میں کافی زیادہ اختلاف دیکھنے میں آئے ہیں۔ مخصوص سماجی اور معاشی گروپ غربت کے تحت زیادہ ضرب پذیر ہیں۔ آنے والے دس سے پندرہ سالوں میں غربت کی تخفیف میں زیادہ ترقی کی امید کی جاسکتی ہے۔ ایسا خاص طور سے اعلیٰ معاشی ترقی، سب کے لئے مفت ابتدائی تعلیم، افزائش آبادی کی گھٹتی شرح، اور عورتوں اور سماج کے معاشی طور سے کمزور طبقات کی خود مختاری سے ممکن ہوگا۔

تاہم غربت کی سرکاری تعریف لوگوں کے لیے غربت کے مطلب کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف اس کے محدود حصہ کو بیان کرتی ہے۔ یہ سرکاری تعریف زندگی گزارنے کی "مناسب سطح" کی بجائے زندگی گزارنے کی "کم سے کم"، گزارہ لائق سطح کے بارے میں ہے۔ بہت سے علماء وکالت کرتے ہیں کہ ہمیں اس تصور کو "انسانی غربت" تک وسیع کرنا چاہئے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنا پیٹ بھر سکتی ہے لیکن کیا ان کو تعلیم یا سر چھپانے کی جگہ حاصل ہے؟ صحت کی دیکھ بھال کی سہولت میسر ہے؟ یا ان کو ملازمت کا تحفظ حاصل ہے؟ ان میں خود اعتمادی ہے؟ کیا وہ ذات اور صنف کی تفریقات سے آزاد ہیں؟ کیا بچہ مزدوری کا رواج آج بھی عام ہے؟ پوری دنیا کا تجربہ بتاتا ہے کہ ترقی کے ساتھ ساتھ غربت میں کیا کیا باتیں شامل ہونی چاہئیں، یہ تعریف بھی بدل جاتی ہے۔ غربت مٹانا ہمیشہ ایک اہم ہدف رہا ہے۔ امید ہے کہ ہم اگلے دہے کے آخری حصہ

© NCERT not to be republished

تک تمام لوگوں کو صرف آمدنی کے معاملے میں کم سے کم ''ضروریات'' مہیا کرنے کے اہل ہوں گے لیکن ہمارا نشانہ دوسرے بہت سے بڑے چیلنجوں کی طرف ہوگا جو ابھی بھی سامنے آنے والے ہوں گے۔ مثلاً سب کے لئے حفظان صحت کی سہولیات، تعلیم اور ملازمت کا تحفظ اور صنفی مساوات اور غربا کے لیے وقار حاصل کرنا، اس سے بھی بڑے کام ہوں گے۔

خلاصہ

آپ اس باب میں دیکھ چکے ہیں کہ غربت کی بہت سے پہلو ہیں۔ عام طور سے ان کو ''خط غربت'' کے تصور سے ناپا جاتا ہے اس تصور کے ذریعہ ہم نے غربت میں اہم عالمی اور قومی رجحانات کا تجزیہ کیا۔ لیکن حالیہ سالوں میں، غربت کا تجزیہ سماجی اخراج جیسے متعدد نئے تصورات سے روشناس ہو رہا ہے۔ اسی طرح سے اس چیلنج کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے کیونکہ علماء انسانی غربت کے تصور کو وسیع تر بنا کر اسے انسانی غربت کا مسئلہ بنانا چاہتے ہیں۔

مشق

1. بیان کیجیے کہ ہندوستان میں خط غربت کس طرح بیان کیا جاتا ہے؟
2. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ غربت کے اندازے کا موجودہ طریق مناسب ہے؟
3. ہندوستان میں 1973 سے غربت کے رجحانات بیان کیجیے؟
4. ہندوستان میں غربت کی اہم وجوہات پر بحث کیجیے؟
5. اُن سماجی اور معاشی گروپوں کی شناخت کیجیے جو ہندوستان میں غربت کے تحت سب سے زیادہ ضرر پذیر ہیں؟
6. ہندوستان میں غربت کے اندر بین ریاستی تفاوات کا حل بیان کیجیے۔
7. عالمی غربت کے رجحانات بیان کیجیے۔
8. غربت مٹانے کی موجودہ حکومت کی حکمت عملی بیان کیجیے۔
9. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔
   (i) انسانی غربت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
   (ii) وہ کون لوگ ہیں جو غریبوں میں غریب ترین ہیں؟
   (iii) مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گارنٹی ایکٹ، 2005 کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

© NCERT not to be republished

حوالہ جات

ڈیٹن، انگس اور ولیری کوزل (ایڈیشن) -2005 دی گریٹ انڈین پاورٹی ڈبیٹ (The Great Indian Poverty Debate)، میکمیلن انڈیا لمیٹیڈ، نئی دہلی۔

معاشی سروے 16-2015، وزارتِ خزانہ، حکومت ہند، نئی دہلی (سوشل سیکٹر پر مبنی باب) (آن لائن ویب)
(URL: http://indiabudget.nic.in/es_2004–05/social.htm)

دسویں پنچ سالہ منصوبے 07-2002 کی وسط المدتی تشخیص۔ پلاننگ کمیشن، نئی دہلی۔ حصہ II باب 7: غربت کی بیخ کنی اور دیہی روزگار۔ (آن لائن ویب)
URL: http://www.planningcommission.nic.in/midterm/english-pdf/chapter-07.pdf

قومی دیہی روزگار گارنٹی ایکٹ 2005 (آن لائن ویب) URL: http://rural.nic.in/rajaswa.pdf

پانا گریہ اروند اور وشال مورے، پاورٹی بائی سوشل، ریلیجیس اینڈ اکنامک گروپ ان انڈیا اینڈ اٹس لارجسٹ اسٹیٹ، ورکنگ پیپر نمبر 14-2013، پروگرام آن انڈین اکنامک پالیسز، کولمبیا یونیورسٹی۔

دسواں پنچ سالہ منصوبہ 07-2002۔ پلاننگ کمیشن، نئی دہلی (باب 3.2، دیہی ہندوستان سے غربت کی بیخ کنی: حکمت عملی اور پروگرام (آن لائن ویب)
http://www.planningcommission.nic.in/plans/planrel/fiveyr/10th/volume2/v2_ch3_2.pdf

عالمی ترقیاتی رپورٹ، 2016-بتدریج ترقی کے مقاصد کے خصوصیات، عالمی بینک۔

© NCERT not to be republished